وبائی مرض کے متعلق اسلامی تعلیمات پر ایک نظر

(A view on the Islamic perspective on pandemics)

♦عبدالوحید شہزاد

Abstract

In Islamic perspectiveand illnesses are, indeed, sent onto man from Allah. Islam had provided certain education on safeguarding one's health. Moreover, it has advised to refrain from all those things which might cause harm to our health. Among various illnesses and diseases, plague also known as Black death, is the most fatal. It has caused more deaths than any other epidemic or pandemic. In the present times, the plague, Corona Virus, has become a global pandemic due to which the entire system of the world has come to a state of idleness and people are locked up in their houses observing quarantine .

In such circumstances, how can Islam be a guide? Are the precautionary measures against relying upon Allah? In this article, this issue has been elaborated in detail.

COVID19 is a global pandemic. The vaccine to cure it isn't developed, it is mandatory to act upon the precautions indicated by the health expertsand along with this it is important to seek Allah's refuge as well

Keywords : Islamic Guide Pandemics ,COVID 19

اللہ کی ہزار ہا نعمتوں میں سے صحت ایک عظیم نعمت ہے اس لیے جب انسان صحت مند ہو گا تبھی وہ معمولات زندگی احسن طریقے سے ادا کر سکتا ہے، اسی بنیاد پر اسلامی تعلیمات میں صحت کی حفاظت کی تعلیم دی گئی ہے۔اس امر کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن حکیم اور سنت رسول اللہ ﷺ میں انسان کے بعام و شراب سے متعلق تفصیل کے ساتھ بتایا گیا ہے فلاں چیز حلال ہے اور فلاں چیز حرام ہے، اور یہ بات واضح ہے کہ کھانے پینے کا انسانی صحت پر اثر پڑتا ہے۔ یہ بات بھی حقیقت ہے

♦ پی ایچ ڈی سکالر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

کہ شارع نے ان چیزوں کو حلال کیا ہے جو انسانی صحت کے مفید ہے اور ان اشیاء کو حرام قرار دیا ہے جس کی وجہ سے انسانی صحت بگاڑ کا شکار ہو جاتی ہے۔

دور حاضر میں کوونا وائرس کی وبا پوری دنیا میں پھیل چکی ہے جسے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن(WHO)نے عالمی وبائی مرضقرار دیا ہے Global Pandemic جس کی بناپر اجتماعی حرکات وسکنات پر پابندی عاید کردی گئی ہے ،اجتماعی عبادات کی ادائیگی متاثر ہوچکی ہے ،اور تمام ذرائع ابلاغ(Media) کے توسط سے اس امر کی ذہن سازی کی جارہی ہے کہ (Stay Home Save Lives)ان حالات میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وبائی مرض میں اسلام نے کیا رہنمائی کی ہے ؟احتیاطی تدابیر توکل علی اللہ کے خلاف تو نہیں ؟احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی حکمت کیا ہے ؟اس مقالے میں ان سوالات کا جواب دیا جائے گا۔

- **جان کی حفاظت ایک فریضہ**

اسلامی تعلیمات کی سب سے اہم خاصیت یہ ہے کہ اس کا ہر حکم انسانی روح و جسم کے لیے کارآمد ہے،یہی وجہ ہے اس کی تعلیمات میں یہ بات صراحتاً پائی جاتی ہے کہ اپنی جان کو ہلاکت کی طرف نہ لے جاؤاور ہر اس چیز سے رکنے کا حکم دیا جس کے نتیجے میں انسانی جان کو تکلیف پہنچتی ہے۔جان کی حفاظت کے حوالے سے قرآن حکیم اور سنت رسول ﷺ میں واضح احکامات کی بنیاد پر حفظ النفس کو مقاصد شریعت کے مقاصدِ خمسۃ(دین،انسانی جان،انسانی عقل،انسانی نسل،اور انسانی مال کی حفاظت) میں سے ایک اہم مقصد قرار دیا گیا ہے۔اس لیے بحیثیت مسلمان ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم حتی المقدور ان اشیاء کا استعمال کریں جو صحت کے لیے قوت کا سبب بنیں،اور ان چیزوں سے اجتناب کریں جس کے نتیجے میں انسانی جان کو نقصان پہنچتا ہے۔آج کل کورونا وائرس(Corona Virus)جس تیزی کے ساتھ مختلف علاقوں میں نفوذ کرتا جارہا ہے اس سے اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں تاکہ اپنی صحت کی حفاظت کے ساتھ جان کی حفاظت کے حوالے سے اسلامی تعلیمات پر بھی عمل ہو سکے۔

- **وبائی مرض(Pandemic)اور تعلیمات نبوی ﷺ**

دنیا میں جتنے بھی مرض پائے جاتے ہیں ان کی دو اقسام ہیں۔ایک قسم ان امراض کی ہے جو صرف مریض تک ہی محدود رہتے ہیں دوسروں میں منتقل نہیں ہوتے۔دوسری قسم کے وہ مرض ہیں جن میں متعدی ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے۔پھر ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو بہت تیزی کے ساتھ عامۃ الناس میں سرایت کر جاتے ہیں۔جیسے طاعون کی قدیم بیماری اور موجودہ دور

میں کوروناوائرس(Corona Virus) ہے۔اسلامی تعلیمات میں نے ایسی صورتحال ذیل میں دی گئی تدابیر اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا مِنْهَا [1] جب تم کسی علاقے کے متعلق طاعون کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ، اور اگر تمہارے علاقے میں طاعون آجائے تو تم اپنے علاقے سے مت نکلو۔

علامہ بدرالدین عینیؒ مذکورہ حدیث کی تشریح کرتے ہیں کہ: طاعون طعن سے ماخوذ ہے طعن کا معنی ہے کسی چیز کو چھبونا جیسے نیزہ چھبوتے ہیں۔ علامہ ابن العربیؒ فرماتے ہیں: طاعون ایسا درد ہے جو بہت غالب ہوتا ہے اور روح میں اس طرح چھبتا ہے جیسے اس کو ذبح کر دیا ہو۔ اس کو طاعون اس لیے کہتے ہیں کہ یہ عام لوگوں میں پھیل جاتا ہے اور اس کی وجہ سے تیزی کے ساتھ اموات ہوتی ہیں۔ عمواس (رملہ اور بیت المقدس کے درمیان ایک بستی ہے) کا پہلا طاعون ہے جو اسلامی حکومت میں ۱۸ھ کو واقع ہوا اور اس وبا سے شام میں تیس ہزار مسلمانوں کی موت واقع ہوئی۔ [2]

سیرت طیبہ ﷺ میں وبا(Pandemic) کے حوالے سے ہدایت دی گئی ہے کہ جس علاقے میں یہ وبا عام ہو جائے، اس علاقے کے لوگ وہاں سے نہ نکلیں اور جو لوگ باہر ہیں وہ ان علاقوں کی طرف سفر نہ کریں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اگر وبا میں مبتلا لوگ اپنے علاقے سے باہر نکلیں گیں تو یہ مزید پھیلے گی جس کے نتیجے میں انسانی جان کا نقصان ہوگا۔ اسی طرح ان علاقوں کی طرف سفر نہ کیا جائے تاکہ وبا منتقل نہ ہو۔ آج پوری دنیا میں کوروناوائرس(Corona Virus) جس تیزی کے ساتھ پھیلا ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ جن علاقوں میں یہ وائرس(Corona Virus) پھیلنا شروع ہوا ان علاقوں کی طرف سفر کیا جاتا رہا، اور دیکھتے ہی دیکھتے اس وائرس نے ہر ملک میں اپنی جگہ بنالی۔ ہمارے معاشرے میں اس وائرس کو سنجیدہ نہیں لیا جارہا تھا جس کے نتیجے میں باہر سے آنے والے افراد جو ان ممالک سے آئے تھے جہاں کوروناوائرس تھا، انہوں نے معاشرتی روابط حسب سابق بحال رکھے، جس کے سبب ہمارے ملک میں اس وائرس نے قدم رکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا ملک اس سے متاثر ہوتا چلا گیا۔۔ حالانکہ سنت نبوی ﷺ میں ایسی صورتحال میں معاشرتی معاملات سے منع کیا ہے اور بالخصوص ایسی بیماری

---

[1]۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، .دار طوق النجاة، 1422، كتاب الطب بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ، ح۵۷۲۸

[2]۔ عینی، محمود بن احمد، عمدۃ القاری، داراحیاء التراث العربی، ج۲۱، ص۲۵۶

میں کہ جو پورہ اجتماعیت کو متاثر کرتی جاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لاَ يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ[3] بیمار کو صحت مند کے شخص کے پاس نہ لایا جائے۔

درج بالا احادیث میں وبائی مرض کے حوالے سے دو امور معلوم ہوتے ہیں:

۱۔ جن علاقوں میں وبا پھیلی چکی ہو ان علاقوں کی طرف سفر نہ کیا جائے۔

۲۔ جو شخص وبائی مرض سے متاثر ہو چکا ہو وہ اپنے آپ کو ایک جگہ میں محدود () کرلے جس طرح کرونا وائرس میں مبتلا لوگوں کو قرنطائن کیا جارہا ہے۔

• احتیاطی تدابیر توکل علی اللہ کے خلاف نہیں

ہمارے معاشرے میں توکل علی اللہ کے حوالے سے افراط و تفریط پایا جاتا ہے، افراط یہ کہ اسباب وتدابیر اختیار کیے بغیر صرف توکل علی اللہ پر ہی اکتفا کیا جائے، اور تفریط یہ کہ صرف دنیاوی اسباب ہی پر اکتفا کیا جائے۔ لیکن اسلامی شریعت نے اعتدال کا راستہ دکھایا ہے کہ اللہ پر توکل کے ساتھ ساتھ اسباب ووسائل کو بھی استعمال کیا جائے۔ اسی بنا پر قرآن حکیم میں آپ ﷺ کے توسط سے اہل ایمان کو اس امر کا پابند بنایا ہے کہ توکل علی اللہ سے قبل وسائل واسباب کا بھی اہتمام کیا جائے۔ ذیل میں اسی مناسبت سے قرآن حکیم سے آیات ذکر کی گئیں ہیں۔

۱۔ ارشاد باری تعالی ہے: فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ[4] پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کر۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو۔ شاید کہ تمھیں فلاح نصیب ہو جائے۔

۲۔ حضرت مریم علیہ السلام کو اللہ نے حکم دیا ارشاد باری تعالی ہے:: وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا[5] اور تو ذرا اس درخت کے تنے کو ہلا، تیرے اوپر تروتازہ کھجوریں ٹپک پڑیں گی۔

۳۔ آپ ﷺ کو اللہ نے توکل علی اللہ سے قبل اسباب وتدبیر اختیار کرنے کی تعلیم دی۔ ارشاد باری تعالی ہے:

---

[3]۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب الطب، بَابُ لاَ هَامَةَ، ح ۵۴۳۷

[4]۔ الجمعة: ۶۲: ۱۰

[5]۔ مریم: ۱۹: ۲

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ [6] اور دین کے کام میں ان کو بھی شریک مشورہ رکھو، پھر جب تمہارا عزم کسی رائے پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو، اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اسی کے بھروسے پر کام کرتے ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے توسط امت مسلمہ کے لیے تاقیامت یہ اصول بتادیا کہ اسباب اختیار کیے بغیر صرف اللہ پر بھروسہ کرنا اور اس کے برعکس کہ صرف دنیاوی اسباب پر ہی اکتفا کرنا درست نہیں، بلکہ توکل علی اللہ کی حقیقت یہ کہ پہلے دنیاوی وسائل کا انتظام کیا جائے اس کے بعد اللہ سے مدد طلب کی جائے۔اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام رازیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

دَلَّتِ الْآيَةُ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ التَّوَكُّلُ أَنْ يُهْمِلَ الْإِنْسَانُ نَفْسَهُ، كَمَا يَقُولُهُ بَعْضُ الْجُهَّالِ، وَإِلَّا لَكَانَ الْأَمْرُ بِالْمُشَاوَرَةِ مُنَافِيًا لِلْأَمْرِ بِالتَّوَكُّلِ، بَلِ التَّوَكُّلُ هُوَ أَنْ يُرَاعِيَ الْإِنْسَانُ الْأَسْبَابَ الظَّاهِرَةَ، وَلَكِنْ لَا يُعَوِّلُ بِقَلْبِهِ عَلَيْهَا، بَلْ يُعَوِّلُ عَلَى عِصْمَةِ الْحَقِّ. [7] توکل کا معنی یہ نہیں ہے کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی مساعی کو مہمل چھوڑ دے ' جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرنے کا حکم نہ دیتا ' بلکہ توکل یہ ہے کہ انسان اسباب ظاہرہ کی رعایت کرے لیکن دل سے ان اسباب پر اعتماد نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کی تائید اور اس کی حمایت پر اعتماد کرے۔

اسی طرح مفتی محمد شفیع عثمانیؒ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: اس جگہ یہ بات بہت ہی قابل غور ہے کہ نظام حکومت اور دوسرے اہم امور میں تدبیر اور مشورہ کے احکام کے بعد یہ ہدایت دی گئی ہے کہ سب تدبیریں کرنے کے بعد بھی جب کام کرنے کا عزم کرو تو اپنی عقل ورائے اور تدبیروں پر بھروسہ نہ کرو بلکہ بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر کرو، کیونکہ یہ سب تدبیر مدبر الامور کے قبضہ قدرت میں ہیں، انسان کیا اور اس کی رائے وتدبیر کیا، ہر انسان اپنی عمر کو ہزاروں واقعات میں ان چیزوں کی رسوائی کا مشاہدہ کرتا رہتا ہے۔ [8]

---

[6]۔ آل عمران:۳:۱۵۹

[7]۔ رازی،ابوعبداللہ محمد بن عمر(م:۶۰۶)،التفسیر الکبیر،دار إحياء التراث العربي - بیروت،۱۴۲۰،ج۹،ص۴۱۰

[8]۔ عثمانی۔مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن،۲۰۰۸،ج ۲،ص ۲۲۶

درج بالاآیات اور تفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ دنیا میں جو بھی خیر کے کام کیے جائیں ان کے لیے اسباب و وسائل کا استعمال کر کے اللہ پر بھروسہ کیا جائے، یہی اسلامی تعلیمات کی روح ہے اور عقل کا تقاضا بھی ہے۔ لہذا ماہرین طب نے کورونا وائرس کے بچاؤ کے حوالے سے جو احتیاطی تدابیر بتائی ہیں، ان کو اپنانا توکل علی اللہ کے خلاف نہیں ہے ۔اس ضمن میں بطور نظیر حضرت عمرؓ کا وبائی مرض کے دوران عمل پیش کیا جا رہا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وبائی مرض میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔

- **وبائی مرض کے دوران حضرت عمرؓ کا عمل**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ شام کے لئے نکلے، یہاں تک کہ جب مقام سرغ میں پہنچے تو ان سے لشکر کے امراء یعنی ابو عبیدہ بن جراح اور ان کے ساتھی ملے اور بیان کیا کہ ملک شام میں وباء پھوٹی ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شام میں وباء پھوٹ پڑی ہے، ان لوگوں میں اختلاف ہوا بعضوں نے کہا کہ ہم جس کام کے لئے نکلے ہیں اس سے واپس ہونا مناسب نہیں اور بعضوں نے کہا کہ آپ کے ساتھ بڑے بڑے لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صحابہ ہیں، اس لئے ہمارا اس وباء کی طرف پیش قدمی کرنا مناسب نہیں، انہوں نے کہا کہ تم لوگ میرے پاس چلے جاؤ پھر فرمایا کہ میرے پاس انصار کو بلالو، میں نیان کو بلا کر ان سے مشورہ کیا تو وہ لوگ بھی مہاجرین کی طرح اختلاف کرنے لگے اور انہیں کا طریقہ کار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلو جاؤ پھر فرمایا کہ قریش کے ان بوڑھے لوگوں کو بلاؤ، جنہوں نے فتح مکہ کے لئے ہجرت کی تھی، چنانچہ میں نے ان کو بھی بلایا، اس معاملہ میں ان میں سے کسی دو نے بھی اختلاف نہیں کیا اور کہا کہ لوگوں کو وہاں لے جانا اور اس وباء پر پیش قدمی ہمارے خیال میں مناسب نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں کل صبح کو روانگی کے لئے سوار ہو جاؤں گا، چنانچہ لوگ صبح کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا اللہ کی تقدیر سے فرار ہو رہے ہو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عبیدہ! کاش تمہارے علاوہ کوئی دوسرا شخص کہتا، ہاں ہم تقدیر الٰہی سے تقدیر الٰہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، بتاؤ تو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم کسی وادی میں اترو، جس میں دو میدان ہوں، جن میں سے ایک تو سرسبز و شاداب ہو اور دوسرا خشک ہو، کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز میدان میں چراتے ہو تو بھی تقدیر الٰہی سے؟ اور اگر خشک میدان میں چراوگے تو بھی تقدیر الہیٰ کی وجہ سے، راوی کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف آئے اور وہ کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہ تھے، انہوں نے کہا کہ اس کے متعلق میرے پاس علم ہے، میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کسی

جگہ کے بارے میں سنو (کہ وہاں وباء پھیل گئی ہے) تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی جگہ وباء پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے فرار نہ ہو جاؤ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا پھر وہاں سے واپس ہوئے۔[9]

• تعلیمات نبوی ﷺ میں حکمت

آپ ﷺ نے وبائی مرض میں جو ہدایات دی ہیں وہ دور رس حکمتوں پر مبنی ہے:

۱۔ یہ عقیدہ پختہ ہو جائے کہ موت سے فرار نہیں اختیار کیا جا سکتا

۲۔ وبائی مرض میں مبتلا شخص اگر اپنے آپ کو گھر میں یا آج کل قرنطینہ (Quarantine) بنائے گئے ان میں محصور جائے تو اس سے اجتماعیت اس وبا سے بچ جائے گی

۳۔ انسان کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ جہاں بھی انسانی جان کو تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو وہاں اپنی جان کی حفاظت کرنے کی حتی المقدور کوشش کرنی چاہیے بالخصوص ایسے امراض میں جو متعدی ہوتے ہیں۔

• وبائی صورتحال میں خوف پیدا نہ کیا جائے

قرآن حکیم میں بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا قصہ نقل کیا گیا ہے جس میں بنی اسرائیل کی ایک جماعت کی طرف اشارہ کیا جن کے علاقے میں طاعون کی وبا پھیل گئی تو ان میں سے ایک جماعت موت کے خوف سے اپنے شہر کو چھوڑ ایک میدان میں مقیم ہو گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ[10] کیا تجھ کو ان لوگوں کا قصہ معلوم نہیں ہوا جو کہ اپنے گھروں سے نکل گئے اور وہ لوگ ہزاروں ہی تھے موت سے بچنے کے لئے سو اللہ نے ان کے لئے (حکم) فرمادیا کہ مر جاؤ (سب مر گئے) پھر ان کو جلا دیا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والے ہیں لوگوں (کے حال) پر مگر اکثر شکر نہیں کرتے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ وبائی مرض یا کسی اور وجہ انفرادی واجتماعی سطح پر موت سے فرار اختیار کرنے کا ماحول نہ بنایا جائے بلکہ جو احتیاطی تدابیر اسلامی تعلیمات میں اور ماہرین طب دے رہے ہیں ان کا اہتمام کرتے ہوئے زندگی بسر کی جائے

9۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب الطب ،بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ،ح۵۷۲۹

10۔ البقرۃ:۲ :۲۴۳

۔اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مفتی محمد شفیعؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں: تفسیر ابن کثیر میں اس کی تشریح یہ بیان کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کسی ایک شہر میں مقیم تھی وہاں طاعون کی وبا پھیل گئی تقریباً ۱۰ ہزار لوگ موت کے خوف شہر چھوڑ کر دو پہاڑوں کے درمیان ایک وسیع میدان میں اقامت اختیار کر لی۔اللہ اور ان پر اور دوسروں پر یہ واضح کرنے کے لیے دو فرشتوں کو بھیجا کہ موت سے کوئی بھی شخص بھاگ نہیں سکتا، فرشتوں نے دونوں سروں آکھڑے ہوئے اور کوئی ایسی آواز دی جس سے سب کے سب بیک وقت مرے ہوئے رہ گئے۔[11]

اس آیت سے معلوم ہوا:

- وبائی مرض پھیل جانے کے بعد انسان اپنے آپ پر خوف طاری نہ کرے، اسی طرح اجتماعی طور پر خوف کا ماحول نہ پیدا کیا جائے۔ بلکہ یہ یقین رکھے کہ جو مصیبت یا تکلیف آنی ہے وہ اللہ ہی کی جانب سے ہے اور وہی اس کو رفع کرے گا۔
- اگر کوئی شخص اس نیت سے وبائی مرض کے علاقے سے اس لیے سفر کرتا ہے کہ میں موت سے بچ جاؤں گا تو یہ ناممکن ہے۔
- جن علاقوں میں وبائی مرض سرایت کر جائے وہاں کے مقیم افراد کو اپنے علاقے سے نہیں نکلنا چاہیے تاکہ وہ مرض دوسروں میں منتقل نہ ہو۔

❖ وبا پھیلنے کے بعد کرنے کے کام

- اللہ سے عافیت میں آنا

آپ ﷺ نے اپنی امت کو یہ تعلیم دی ہے کہ بندہ مؤمن ہر حالت میں اپنے رب ہی طرف رجوع کرے، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی تمام دعاؤں میں اللہ رب العالمین کا شکر اس کی حمد وثناء کے ساتھ ساتھ اس امر کا بھی تذکرہ ملتا ہے کہ تنہا وہی ذات ہے جو تمام مصائب سے محفوظ کرنے والی ہے۔آج جس وائرس نے پوری انسانیت کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے تو ایسی صورتحال میں سب سے پہلا کام یہ کرنا ہوگا کہ ہم اللہ کی عافیت کے طالب بنیں اور اپنے گناہوں سے توبۃ نصوحا (پختہ توبہ) کر لیں۔آپ ﷺ نے ہر قسم کی آزمائش سے اللہ کی عافیت طلب کرنی کی تعلیم دی ہے جن کا موجودہ صورتحال میں اہتمام کرنا کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

---

[11]۔ عثمانی۔معارف القرآن، ج۱، ص ۵۹۳

۱۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو بھی شخص یہ کلمات کہے بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ] [12] ترجمہ: اللہ کے نام سے میں پناہ حاصل کرتا ہوں جس کے نام سے کوئی بھی چیز آسمان یا زمین میں تکلیف نہیں پہنچاتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے] ۔ جس نے یہ دعا صبح کے وقت تین بار پڑھی تو شام تک اور جس نے شام کو تین بار پڑھی رات تک اسے کوئی بھی ناگہانی آفت نہیں پہنچے گی۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح یا شام کے وقت ان کلمات کی پابندی کیا کرتے تھے:

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ العفو الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي [13] ترجمہ: یااللہ! میں تجھ سے دنیااور آخرت میں ہر طرح کی عافیت طلب کرتا ہوں۔ یااللہ! میں تجھ سے اپنے دین، دنیا، اور اہل خانہ سمیت اپنی املاک کے متعلق بھی معافی اور عافیت کا درخواست گزار ہوں۔ یااللہ! میرے عیب چھپادے۔ اور مجھے میرے خدشات و خطرات سے امن عطا فرما۔ یااللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔ اور میں تیری عظمت کے ذریعے سے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہمیں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں۔

۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وسيء الأسقام إِسْنَاده صَحِيح [14]

اے اللہ! میں برص، پاگل پن، کوڑھ اور بری بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعامیں عموما یہ الفاظ شامل ہوتے تھے کہ :

---

[12] ۔ سلیمان بن اشعث ،سنن ابی داؤد، دارالرسالة العالمية، ۱۴۳۰ھ، أبواب النوم، باب ما يقول إذا أصبح، ۵۰۹۹

[13] ۔ احمد بن حنبل، مسند احمد بن، دارالحدیث القاہرہ، ۱۴۱۶ھ، مسند عبداللہ بن عمر خطاب، ح ۴۷۸۴

[14] ۔ احمد حنبل، مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۱۳۰۰۴

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ] ترجمہ: یااللہ! میں تجھ سے تیری نعمتوں کے زوال، تیری جانب سے عافیت کے خاتمے، تیری اچانک پکڑ اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں۔

- اپنے گھر سے نہ نکلا اجر کا باعث ہے

متعدی مرض چونکہ پوری اجتماعیت کو متاثر کرتا ہے اس لیے تمام ڈاکٹرز نے سب کو پابند بنایا ہے کہ زیادہ وقت اپنے گھر ہی میں وقت گزاریں۔اس حوالے سے آپ ﷺ کی تعلیم بھی یہی کہ ایسی نازک صورتحال میں ہر شخص اپنے شہر اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اپنے گھر میں رہے اور وہ سمجھے کہ وہی بیماری لاحق ہوگی جو اللہ نے لکھ دی ہے اور وہ اس بیماری سے نہ مرے ایسے شخص کے لیے شہید کے مثل اجر ہوگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ زوجہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہتی ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے طاعون کے متعلق پوچھا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بتایا کہ:

أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ، فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ»[15] "وہ ایک عذاب تھا، اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا تھا اسے بھیجتا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو مسلمانوں کے لئے رحمت بنا دیا ہے، تو کوئی بندہ ایسا نہیں کہ طاعون پھیلے اور وہ اس شہر میں یہ سمجھ کر ٹھہر جائے کہ کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے، تو اس کو شہید کے برابر اجر ملتا ہے" مسند احمد کی روایت میں فیمکث في بیتہ کے الفاظ آئے ہیں اپنے گھر ٹھیرا رہے تو اس کو شہید کے مثل اجر ہوگا۔

اس حدیث میں بندہ مؤمن کو اس امر کی پابندی کے لیے خوشخبری دی گئی ہے ایسے شخص کو شہید کے مثل اجر دیا جائے گا۔اس لیے بحیثیت مسلمان شرعاً، قانوناً اور اخلاقاً ہمارا فرض بنتا ہے کہ حکومت یا ڈاکٹرز کی جانب سے جتنی بھی تدابیر دی جا رہی ہیں ان پر عمل کریں۔

15۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب الطب ،بَابُ أَجْرِ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ، ح ۵۷۳۴

- **وبائی مرض میں موت شہادت کی موت ہے**

اسلامی شریعت نے ایسی صورتحال میں کہ جب پوری دنیا میں کوروناوائرس پھیل چکا ہے،اور بڑی تعداد اس میں موت کا شکار ہو چکی ہے اہل ایمان کے لیے بشارت ہے کہ آپ ﷺ نے اس مرض میں وفات پانے والے شہید کا مرتبہ دیا ہے، کیونکہ وہ اللہ کے راستے میں قتال کرنے کی مانند وبائی مرض کی تکلیف کو برداشت کرتا ہے اس وجہ سے اسے شہادت کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

۱۔ حضرت حفصہ بن سیرین فرماتیں ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے مجھ سے پوچھا کہ یحییٰ بن سیرین کس طرح فوت ہوئے تھے:

قُلْتُ: مِنَ الطَّاعُونِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ[16] میں نے کہا: طاعون سے تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: طاعون ہر مسلمان کی شہادت ہے۔

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:المَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَالمَطْعُونُ شَهِيدٌ[17] حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔

شریعت اسلامی نے وبائی مرض کی تکلیف برداشت کرتے ہوئے موت پانے والے شخص کو شہید قرار دیا ہے کیونکہ وہ بھی قتال فی سبیل اللہ کرنے والے کی طرح بیماری کی تکلیف اٹھائی۔ علامہ عینیؒ نے قاضی بیضاویؒ کا قول نقل کیا ہے کہ: پیٹ کی بیماری میں یا طاعون کی بیماری میں موت پانے والے کو شہادت کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے کیونکہ اس نے اللہ کے راستے میں قتال کرنے والے کے مثل تکلیف اٹھائی، باقی تمام احکام و فضائل میں وہ شہید کے مثل نہیں ہے۔[18]

اس سے معلوم ہوا وبائی مرض میں وفات پانے کا مقام شہید کے صرف ایک جز میں مماثلت ہے باقی احکام میں مماثلت نہیں وہ مرض کی تکلیف برداشت کا عمل ہے جب اسے اسی تکلیف میں موت آجاتی ہے تو شہید کہلاتا ہے۔

---

[16]۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب الطب ،بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ،،ح۵۷۳۲

[17]۔ بخاری، صحیح بخاری، ، كتاب الطب ،بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ،،ح ۵۷۳۳

[18]۔ عینی، عمدۃ القاری، ج۲۱ ، ص۳۸۷

- کورونا وائرس(Corona Virus)اور احتیاطی تدابیر

موجودہ دور میں کورونا وائرس(Corona Virus) عالمگیر وبائی مرض ہے۔کورونا لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی تاج کے ہوتے ہیں،چونکہ اس وائرس کی ظاہری شکل تاج کے مشابہ ہوتی ہے اس لیے اس کو کورونا وائرس کا نام دیا گیا۔(WHO)کی رپورٹ کے مطابق اب تک اس وبا سے 216 ممالک میں 4,761559افراد متاثر ہوئے ہیں اور 317529افراد لقمہ اجل بن چکے۔

اس وائرس کی اب تک کوئی ویکسین بھی دریافت نہیں ہوئی ہے،اس لیے ماہرین طب نے جو احتیاطی تدابیر بتائی ہیں ان پر عمل کرنا ضروری ہے تاکہ یہ وائرس مزید نہ پھیل پائے۔(WHO) نے درج ذیل کی احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی تلقین کی ہے:

Regularly and thoroughly clean your hands with with soap
Maintain at least 1 meter (3 feet) distance between yourself and others
Avoid going to crowded places
Avoid touching eyes, nose and mouth
Make sure you, and the people around you, follow good respiratory hygiene
Stay home and self-isolate even with minor symptoms such as cough, headache, mild fever, until you recover.[19]

ا۔اپنے ہاتھوں کو باقاعدگی سے اور اچھی طرح صابن سے صاف کریں

۲۔اپنے اور دوسروں کے درمیان کم سے کم 1 میٹر(3فٹ) فاصلہ برقرار رکھیں

۳۔بھیڑ والی جگہوں پر جانے سے گریز کریں

۴۔آنکھ،ناک اور منہ کو چھونے سے پرہیز کریں

۵۔یقینی بنائیں کہ آپ اور آپ کے آس پاس کے لوگ اچھی سانس کی حفظان صحت پر عمل پیرا ہیں۔

کھانسی،سردرد،ہلکا بخار جیسی معمولی علامات کے باوجود بھی گھر میں الگ تھلگ رہیں،یہاں تک کہ آپ ٹھیک ہو جائیں۔

19۔ ۲۰-۰۵-۲۰۲۰ https://www.who.int/emergencies/diseases/novel-coronavirus-2019/advice-for-public

نتائج

مقالہ ہذا سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

۱۔اس کائنات میں ہر چیز اللہ ہی کی بنائی ہوئی ہے۔ تمام مرض اسی کے وضع کردہ ہیں اور اس نے ان کی شفاء کا بندوبست بھی کیا ہے۔

۲۔وبائی مرض میں شریعت کا اصول یہ ہے کہ وبائی علاقوں کی طرف سفر نہ کیا جائے اور جو لوگ متاثر علاقہ میں مقیم ہیں وہ کسی بھی

وجہ سے کسی دوسرے علاقے کا سفر نہ کریں۔

۳۔وبائی مریض کے لیے بالخصوص اور صحت مند افراد کے لیے ناگیزیر ہے کہ اپنے گھروں سے نہ نکلے الا یہ کہ کوئی ضروری امر ہو۔

۴۔وبائی مرض میں موت پانے والے اسلامی شریعت نے شہادت کا درجہ عطافرمایا ہے۔

۵۔کوروناوائرس(Corona Virus)میں احتیاطی تدابیر پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔